

## 344118- کیا اسلام میں عورتوں کی عزت نہیں ہے؟

### سوال

عورت کی توہین کرنے اور اسے حقیر سمجھنے کا کیا حکم ہے، اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ان فرامین کو دلیل کے طور پر پیش کیا جائے کہ: **{المال والبنون زينة الحياة الدنيا}**۔ (ترجمہ: پیسہ اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں) ایک اور آیت میں فرمان باری تعالیٰ ہے: **{وجعل لکم من انفسکم بنین وحصدة}**۔ (ترجمہ: اور اس نے تمہارے لیے تمہاری بیویوں میں سے بیٹے اور پوتے پیدا کیے) ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: **{انکم با نعم وبنین}**۔ (ترجمہ: اس نے تمہیں مویثی اور زینہ اولاد میا کی) دوسری طرف احادیث مبارکہ کو دیکھیں کہ وہاں بھی ذکر ہے کہ ہم تعداد میں جہنمیوں کی اکثریت میں ہیں؟ میں لڑکیوں سے محبت کرتی تھی، اور اب میری صورت حال یہ ہے کہ میں کسی لڑکی کی تعریف کرنے سے اس لیے ڈرتی ہوں کہ کہیں میں کسی عورت کی تعریف کر کے اللہ تعالیٰ کی شریعت کی مخالفت میں مبتلا نہ ہو جاؤں، یہاں تک کہ میں آیات کی خلاف ورزی کے خوف سے عورت کو حقیر سمجھنے لگی، حالانکہ میں خود بھی عورت ہوں، میں تو اپنی بھتیجیوں سے بہت محبت کیا کرتی تھی، اور ان کے ساتھ کھیل کود میں مصروف ہو کر خوشی محسوس کرتی تھی، لیکن اب معاملہ یہ ہے کہ میں انہیں دنیاوی زندگی کی ممنوعہ چکا چوند سمجھتی ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بھی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے صرف لڑکوں کا ذکر کیا ہے، بیٹیوں کا نہیں، پھر کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان **{ولقد کرمنابن آدم}**۔ (ترجمہ: اور ہم نے اولاد آدم کو عزت دی) میں عورتیں شامل ہیں؟ کیا آیت میں مذکور لفظ **{بنی}** میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہیں؟ یا اس لفظ میں "بین" یا "بنون" کی طرح صرف لڑکے ہی داخل ہوتے ہیں۔

### جواب کا خلاصہ

1- اسلام میں خواتین کی تحقیر بالکل نہیں کی گئی۔

2- قرآن کریم کی جن آیات میں بیٹوں کو زینت قرار دیا گیا ہے وہ لوگوں کی عادات کا ذکر ہے، یہ نہیں ہے کہ بیٹوں کی وجہ سے انسان فخر کرنے لگے، اور بیٹیوں کو چھوڑ کر صرف بیٹوں سے ہی محبت کرے۔

3- بیٹیوں کی تحقیر اہل جاہلیت کا طریقہ کا ارتقا، اہل اسلام اس سے کوسوں دور ہیں۔

4- اللہ تعالیٰ نے بنی نوع آدم کی عزت افزائی فرمائی ہے اس میں عورتیں بھی اسی طرح شامل ہیں جیسے مرد شامل ہیں۔

### پسندیدہ جواب

### مشمولات

- اس بات کی وضاحت کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کو زندگی کی زینت قرار دیا
- بیٹیوں کے ساتھ شفقت اور ان کی حسن تربیت کا اسلام نے حکم دیا ہے
- بیٹیوں کی تحقیر اہل جاہلیت کا طریقہ ہے
- حدیث مبارکہ: "میں نے جہنم میں تم عورتوں کی اکثریت دیکھی ہے" کا معنی

محترمہ بہن نے سوال میں عورت کی توہین اور اس تحقیر وغیرہ کا جو ذکر کیا ہے یہ سب درست نہیں ہے، اس کی تفصیلات درج ذیل ہیں :

اول :

## اس بات کی وضاحت کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کو زندگی کی زینت قرار دیا

جن قرآنی آیات میں بیٹوں کو زینت قرار دیا گیا ہے، یہ دراصل لوگوں کی حقیقت بیان کی گئی ہے، ایسا نہیں ہے کہ صرف بیٹوں کو زینت قرار دینے کا حکم دیا گیا ہو؛ کیونکہ عام طور پر آدمی اپنے دوستوں کی مجلس میں بیٹھ کر کثرت زینہ اولاد کا ہی ذکر کرتا ہے جو والد کے مکمل طور پر سہارا ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے کافروں کو متنبہ کیا کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت ہے، اور اسی نعمت پر ہی تمہیں یہ چاہیے تھا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور ایمان لے آتے، تاکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتے۔

جیسے کہ درج ذیل آیات میں ہے کہ :

**{وَاللَّهُ يَجْعَلُ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَيَجْعَلُ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ بَيْنِينَ وَبَيْنَ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ أَنْفَابًا طَلِبُ يُؤْمِنُونَ وَبِغَمَّتِ اللَّهُ بِكُمْ يَنْحُزُونَ}**۔ ترجمہ : اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری ہی جانوں سے تمہارے ہی لیے جوڑے بنائے، اور پھر تمہارے جوڑوں میں سے تمہارے لیے بیٹے اور پوتے بنائے، تمہیں پاکیزہ رزق عطا کیا، کیا پھر بھی وہ باطل پر یقین رکھتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں؟ [النحل: 72]

فرمان باری تعالیٰ ہے : **{النَّالُ وَالْمُنُونُ زِينَةُ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرًا أَمَلًا}**۔

ترجمہ : یہ مال اور بیٹے تو محض دنیا کی زندگی کی زینت ہیں ورنہ آپ کے پروردگار کے ہاں باقی رہنے والی نیکیاں ہی ثواب کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور اچھی امیدیں لگانے کے لحاظ سے بھی۔ [الکہف: 46]

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سیدنا ہود علیہ السلام کی اپنی قوم کو دی ہوئی دعوت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا : **{فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرًا طَائِفًا، وَأَتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهَا تَعْلَمُونَ، أَنْتُمْ بِأَنْعَامِ دِينِكُمْ، وَبِحَبَاتِ دَعْوَانِكُمْ، إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ}**۔

ترجمہ : پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو [131] اس ذات سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں کے ذریعے مدد فرمائی جنہیں تم جانتے ہو۔ [132] اس نے تمہاری مویشیوں اور زینہ اولاد کے ذریعے مدد فرمائی۔ [133] باغات اور چشموں کے ذریعے [134] (اب تمہارے ایمان نہ لانے کی وجہ سے) یقیناً مجھے تمہارے متعلق بڑے دن کے عذاب کا خدشہ ہے۔ [الشعراء: 131-135]

الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"فرمان باری تعالیٰ : **{النَّالُ وَالْمُنُونُ زِينَةُ الدُّنْيَا}**۔۔۔ میں اللہ تعالیٰ نے صرف بیٹوں کا ذکر کیا ہے۔ بیٹیوں کا ذکر نہیں فرمایا؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت لوگ لوگوں میں رواج تھا کہ وہ بیٹوں پر فخر کرتے تھے۔ بیٹیوں پر نہیں، بلکہ بیٹیوں کو دور جاہلیت میں بہت زیادہ حقارت آمیز رویے کا سامنا ہوتا تھا، اسی کی طرف اشارہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے : **{وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنثَىٰ فَلْيَخْشَ وَهِيَ مُنْمُوذَةٌ كَثِيمَةٌ}**۔ یعنی جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی پیدائش کی خوش خبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصے سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔۔۔

یہاں اللہ تعالیٰ کے فرمان **{زِينَةُ الدُّنْيَا}** کا مطلب یہ ہے کہ انسان دنیا میں مال اور اولاد کو اپنے لیے خوب صورتی کا باعث سمجھتا ہے، اس کے لیے آپ تصور کریں کہ آپ لوگوں کی ضیافت اور مہمان نوازی بہت زیادہ کرتے ہیں، اور آپ کے دس بیٹے ہیں وہ سب کے سب آنے والے مہمانوں کا پر تپاک انداز میں استقبال کرتے ہیں تو آپ اپنے بیٹوں کے فوج ظفر موج کی وجہ سے نہایت خوشی محسوس کریں گے، اسے زینت کہتے ہیں، اسی طرح آپ تصور کریں کہ آپ گھوڑے پر سوار ہیں اور یہ سارے نوجوان آپ کو دہنیں، بانیں، آگے اور

پیچھے سے اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہیں، آپ اپنے دل میں بہت ہی مثبت چیزیں محسوس کریں گے یہ احساس زینت ہے۔۔۔" ختم شد

ماخوذ از تفسیر سورت الکہف: صفحہ: 78-79

تو حاصل کلام یہ ہوا کہ: اللہ تعالیٰ کی بندوں پر نعمتوں کا تذکرہ کرنے والی آیات بیانات میں یہ کہیں نہیں ہے کہ بیٹوں کو ذریعہ فخر بنایا جائے، اور بیٹیوں کی بجائے صرف بیٹوں سے محبت کریں۔

دوم:

**بیٹیوں کے ساتھ شفقت اور ان کی حسن تربیت کا اسلام نے حکم دیا ہے**

مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ انسان اپنی بیٹیوں کے ساتھ مشفقانہ تعلق رکھے، ان سے محبت کرے، بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کرے، شریعت نے ہمیں اسی چیز کا حکم دیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ کہتی ہیں کہ: "میرے یہاں ایک عورت مانگنے آئی اور اس کے ساتھ دو بچیاں بھی تھیں۔ میرے پاس سے اسے ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہ ملا۔ میں نے اسے وہ کھجور دے دی اور اس نے وہ کھجور اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دی۔ اور پھر اٹھ کر چلی گئی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس خاتون کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص بھی اس طرح بیٹیوں کی پرورش کرے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی)" اس حدیث کو امام بخاری: (5995) اور مسلم: (2629) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص بھی دو بیٹیوں کی بالغ ہو جانے تک کفالت کرے، تو میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گے۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو آپس میں ملا کر اشارہ کیا۔ اسے مسلم (2631) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جس کی تین بیٹیاں ہوں، اور وہ انہیں مناسب جگہ رہائش دے، ان کے ساتھ مشفقانہ رویہ رکھے، اور ان کی مکمل کفالت کرے تو اس کے لیے یقینی طور پر جنت واجب ہوگی۔)

راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اگر دو بیٹیاں ہوں تو؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (چاہے دو بیٹیاں بھی ہوں۔)

راوی کہتے ہیں: مجلس میں موجود کچھ لوگوں نے یہ بھی خیال کیا کہ: اگر کوئی ایک بیٹی کے متعلق پوچھ لیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ایک بیٹی کے متعلق بھی خوشخبری دے دیتے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ نے مسند احمد: (150/22) میں روایت کیا ہے، اور مسند احمد کے محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے، نیز الشیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے سلسلہ صحیح (6/397) میں ذکر کیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور پیروی کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَذِكْرٍ﴾**۔ ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوۂ حسنہ ہے، اس کے لیے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور آخرت کی امید رکھے، اور اللہ تعالیٰ کا ڈھیروں ذکر کرے۔

[الاحزاب: 21]

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی کے ساتھ بہت زیادہ محبت کرتے تھے اور ان کے ساتھ مشفقانہ رویہ اپناتے تھے۔

چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: "ہم تمام ازواج مطہرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں، ابھی ہم میں سے کوئی بھی وہاں سے نہیں گیا تھا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں۔ اللہ کی قسم! ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہیں تھی (یعنی بالکل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال جیسی تھی) تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا۔ فرمایا میری بیٹی خوش آمدید! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھالیا۔۔۔" اس حدیث کو امام بخاری: (6285) اور مسلم: (2450) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح سنن ترمذی: (3872) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: "میں نے اٹھنے بیٹھنے کے طور و طریق اور عادت و خصلت میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا، آپ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتیں تو آپ اٹھ کر انہیں بوسہ دیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے، اور جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آتے تو وہ اٹھ کر آپ کو بوسہ دیتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔۔۔" امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح اور غریب ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی روایت دیگر اسانید سے بھی منقول ہے۔"

ایسے ہی سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اس لیے جس نے اسے ناحق ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا۔) اس حدیث کو امام بخاری: (3714) اور مسلم: (2449) نے روایت کیا ہے۔

## بیٹیوں کی تحفیر اہل جاہلیت کا طریقہ ہے

بیٹیوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا دور جاہلیت کا طریقہ تو رہا ہے یہ مسلمانوں کا وتیرہ نہیں ہے۔

چنانچہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"فرمان باری تعالیٰ: ﴿لِلَّهِ مَلَكُوتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ أَمْثَلًا وَسَهْبًا لِّمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ، أَوْ إِثْمًا وَمَجْزَمًا ذَكَرًا أُنثًا وَجَعَلَ مَن يَشَاءُ عَقِينًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ﴾۔ یعنی: آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے کہ بیٹیاں عطا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں ملا کر عطا کرتا ہے، اور پھر جسے چاہے بانجھ بنا دیتا ہے؛ یقیناً وہی جاننے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔

۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں بتلایا کہ میاں بیوی کی تقدیر میں اللہ تعالیٰ نے جو اولاد رکھی ہے وہ بھی انہیں اللہ تعالیٰ نے ہی عطا کی ہے، اور انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے والی ناراضی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت پر ناک بھنوں چڑھائے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے آغاز ہی بیٹیوں سے کیا ہے۔۔۔

مطلب یہ ہے کہ بیٹیوں کی پیدائش پر ناراضی کا اظہار دور جاہلیت کا طریقہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں ان کی مذمت فرمائی کہ: ﴿وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ فَلْيَخْشَ وَجْهَهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ﴾ **بیٹوں کی پیدائش پر ناراضی کا اظہار دور جاہلیت کا طریقہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں ان کی مذمت فرمائی کہ: ﴿وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ فَلْيَخْشَ وَجْهَهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ﴾** یعنی: جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی پیدائش کی خوش خبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصے سے بھرا ہوا ہوتا ہے \* وہ طے والی خوش خبری کی برائی سے لوگوں سے پھپھتا پھرتا ہے کہ اسے ذلت اٹھانے کے لیے پالے پوسے یا مٹی میں درگور کر دے۔ یقیناً ان کے کیے ہوئے فیصلے نہایت برے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بیویوں کے بارے میں فرمایا: ﴿فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَهُنَّ لِأَنْتُمْ حَرْبٌ أَوْ حَرْبٌ لِّلنَّسَاءِ الَّذَاتِ بَيْنَكُمْ وَهِنَّ جُنْحٌ لِّلْغَيْبِ﴾۔ ترجمہ: اگر تم انہیں ناپسند کرو، تو عین ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کر رہے ہو اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت ہی زیادہ خیر شامل فرمادے۔

تو اسی طرح معاملہ بیٹیوں کے بارے میں بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ باپ کے لیے ان بیٹیوں کی وجہ سے دنیا و آخرت میں ڈھیروں بھلائیاں بنا دے۔ بیٹیوں کی پیدائش پر ناگواری نہایت ہی برادر عمل ہے، اور اس کے براہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی پسند اور رضا کو اپنے لیے ناگوار سمجھے۔

صالح بن احمد کہتے ہیں کہ: جب میرے والد صاحب کے ہاں بیٹی کی پیدائش ہوتی تو کہا کرتے تھے: انبیائے کرام کی بھی اولاد بیٹیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔۔۔

یعقوب بن یحییٰ کہتے ہیں: میری مسلسل سات بیٹیاں پیدا ہوئیں، تو جب بھی میری بیٹی پیدا ہوتی تو میں امام احمد بن حنبل کے پاس جاتا تو آپ مجھے کہتے: "ابو یوسف! انبیائے کرام کے ہاں بیٹیاں ہوتی ہیں۔" ان کی اس بات سے میری پریشانی ختم ہو جاتی تھی۔ "ختم شد  
"تحفۃ المودود" (ص 24-31)

اللہ تعالیٰ نے اولاد کے درمیان عدل کرنے کا حکم دیا ہے۔

چنانچہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کیا کرو۔) اس حدیث کو امام بخاری: (2587) اور مسلم: (4181) نے روایت کیا ہے۔

کچھ اہل علم اس حد تک عدل کرنے کے قائل ہیں کہ بچوں کو بوسہ دیتے ہوئے بھی عدل کیا جائے، یعنی اگر ایک بچے کو بوسہ دیا تو دیگر تمام بچوں اور بیٹیوں کو بھی بوسہ دے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"بعض اہل علم کے ہاں اسی پر عمل ہے، ان کے ہاں اولاد کے مابین عدل کرنا اچھا عمل ہے۔ جبکہ کچھ نے یہاں تک کہا ہے کہ: اولاد کو بوسہ دیتے ہوئے بھی عدل کیا جائے، جبکہ بعض کہتے ہیں کہ بچوں کو عطیہ اور تحفہ دیتے ہوئے عدل کیا جائے، یعنی بیٹے اور بیٹیوں سب کو تحفہ دے۔" ختم شد  
"سنن ترمذی" (3/640)

لہذا صرف بیٹوں کو بوسہ دینا اور انہی کے ساتھ مشفقانہ رویہ اپنانا، بیٹیوں کو ان سے محروم رکھنا ظلم ہے، عدل نہیں ہے۔

سوم:

**حدیث مبارکہ: "میں نے جہنم میں تم عورتوں کی اکثریت دیکھی ہے" کا معنی**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتلایا کہ جہنم میں اکثریت خواتین کی ہے، تو اس چیز کا عورتوں سے محبت نہ کرنے میں کوئی عمل دخل نہیں ہے، یا بچوں کی پیدائش کے ساتھ بھی اس کا کوئی تعلق نہیں ہے؛ کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث صحابیات کے سامنے اس وقت رکھی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نیکیوں کی ترغیب دلا رہے تھے، اس لیے بیان نہیں فرمائی کہ آپ ان کی مذمت کر رہے تھے۔

جیسے کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (خواتین کی جماعت! صدقہ خیرات کرو، اس لیے کہ میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم جہنم کی اکثریت ہو)

اس پر صحابیات نے کہا: یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم لعنت بہت زیادہ کرتی ہو، اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔ اے عورتوں کی جماعت! میں نے تم سے زیادہ عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ایسی کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو اچھے بھلے مرد کی عقل کو بھی چٹ کر جاتی ہو۔) اس حدیث کو امام بخاری: (1462) اور مسلم: (80) نے روایت کیا ہے۔

لیکن اگر کوئی عورت بھی اچھے عمل کرے تو اسے بھی مرد کی طرح جنت کی خوش خبری دی گئی ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

**﴿وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا﴾.**

ترجمہ: اور جو بھی مرد یا عورت ایمان کی حالت میں نیکی کرے تو یہی ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کھجور کی گٹھلی کی پشت پر سوراخ جتنا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ [النساء: 124]

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے:

**﴿مَنْ عَمِلْ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلْيُجِدْ جَزَاءَ طَيِّبَةٍ وَتَجْزِيَةً مِنْ رَبِّهِمْ بِأَخْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾.**

مفہوم: جس مرد یا عورت نے بھی ایمان کی حالت میں اچھا عمل کیا تو ہم اسے لازمی طور پر بہترین زندگی دیں گے اور انہیں ان کے بہترین اعمال کا بدلہ ضرور دیں گے۔ [النحل: 97]

کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی آدم کی عزت افزائی میں عورتیں بھی شامل ہیں؟

فرمان باری تعالیٰ: **﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ فِي الْجَنَّةِ آلَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيُحْيَىٰ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ هَارُونَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ مِنْ الْجَنَّةِ آيَاتٍ وَمَا كُنَّا بِمُحْسِبِينَ﴾.**

ترجمہ: یقیناً ہم نے بنی آدم کی تکریم فرمائی، اور ہم نے انہیں برومحو میں سوار کیا، نیز انہیں بہترین رزق عطا فرمایا، اور ہم نے انہیں اپنی بہت سی مخلوقات پر یقینی طور پر فضیلت عطا فرمائی۔ [الاسراء: 70]

تو اس تکریم میں خواتین بھی برابر کی حقدار ہیں؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (خواتین بھی مردوں کی بہنیں ہیں۔) اس حدیث کو ابوداؤد رحمہ اللہ: (236) اور ترمذی رحمہ اللہ: (113) نے روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اسے سلسلہ صحیحہ: (860/6) صحیح قرار دیا ہے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"حدیث مبارکہ کے الفاظ: "خواتین بھی مردوں کی بہنیں ہیں۔" کا مطلب یہ ہے کہ: خواتین بھی تخلیق اور مزاج میں مردوں جیسی ہیں کہ گویا انہیں مردوں سے مشتق کیا گیا ہے۔"

اس حدیث میں کچھ فقہی مسائل بھی بیان ہوئے ہیں کہ: یہاں قیاس کا ثبوت موجود ہے۔ اسی طرح پیش آمدہ مسائل میں [فقہی یا عدالتی] نظیر کو نظیر کے ساتھ ملا کر حکم کشید کیا جائے، اس حدیث مبارکہ میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ جب شریعت میں مخاطب مرد کو کیا جائے تو وہی حکم خواتین کے لیے بھی ہوتا ہے۔ الا کہ کوئی ایسی جگہ ہو جہاں دیگر دلائل کی روشنی میں یہ واضح ہو کہ یہ حکم صرف مردوں کے لیے ہے یا عورتوں کے لیے۔ "ختم شد  
ماخوذ از: "معالم السنن" (79/1)

اسلام میں عزت افزائی اور تکریم کی اصل بنیاد تقویٰ ہے، مردانگی عزت افزائی کی وجہ نہیں ہے، چنانچہ مرد ہو یا عورت کوئی بھی جس قدر صاحب تقویٰ ہوگا اسی قدر اللہ تعالیٰ کے ہاں مکرم و معزز ہوگا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

**﴿إِنَّمَا النَّاسُ شِرْكٌ وَإِنَّمَا فَتَانِيكُمْ إِتِّفَاقُكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُرُوبًا وَتَجَارِلُ لِمَنْ يَتَّخِذُ الْوَالِدِينَ إِتِّفَاقًا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾.**

ترجمہ: لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہیں خاندان اور قبائل میں تقسیم کیا تاکہ تم باہمی تعارف کر سکو، یقیناً تم میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز وہی ہے جو جس قدر متقی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔ [الحجرات: 13]

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ! سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سب سے زیادہ متقی ہے۔) اس حدیث کو امام بخاری: (3353) اور مسلم: (2378) نے روایت کیا ہے۔

واللہ اعلم